مولانا محمد حنیف جالندھری *

مولانا سمیع الحق ایک عہد ساز شخصیت

انہوں نے پاکستان وافغانستان کے دفاع کی جنگ لڑی

وسعت ظرف، عزم وحوصلہ، استقامت وشجاعت پامردی واستقامت کی سبق آموز داستان حیات

مولانا سمیع الحقؒ بھی بالآخر جام شہادت نوش کر گئے، دکھ ہے اور بے حد ہے، یادیں ہیں اور بے حساب ہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ ایک بوڑھا جرنیل جس کی پوری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے، کوئی ایک شعبہ اور کوئی ایک جہت نہیں بلکہ مولانا سمیع الحق نے ہمہ جہت خدمات سرانجام دیں، درس وتدریس کو دیکھ لیجئے کہ ڈھیر سارے مشاغل آئے روز کے اندرون وبیرون ملک اسفار، حالات کے نشیب وفراز اور زندگی کے مختلف مراحل میں عشروں سے مولانا سمیع الحق جامعہ حقانیہ کے دارالحدیث میں مسند تدریس پر رونق افروز نظر آتے ہیں، اگر انہوں نے زندگی میں اور کوئی خدمت نہ بھی سرانجام دی ہوتی تو محض یہی ایک خدمت کافی تھی کہ وہ عشروں سے درس حدیث دے رہے تھے اور ان سے بلاواسطہ اور بالواسطہ کسب فیض کرنے والوں کی تعداد بلا مبالغہ لاکھوں میں ہے، کیا پاکستان اور افغانستان اور کیا دنیا کے دیگر خطے جہاں جانا ہوتا ہے جامعہ حقانیہ کے فضلا اور مولانا سمیع الحق کے تلامذہ گرانقدر خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں پھر مولانا کی محض تدریس ہی نہ تھی بلکہ اہتمام وانصرام میں بھی وہ اپنی مثال آپ تھے

مولانا سمیع الحق کی وسعت ظرفی: جامعہ حقانیہ جیسی عظیم درسگاہ کو انہوں نے خون جگر دے کر سینچا، ان کی سیاسی سرگرمیوں، ان کے تنظیمی مشاغل، بدلتے ہوئے حالات کی گرمی سردی کچھ بھی تو اس درسگاہ پر اثر انداز نہ ہو سکا، اتنے بڑے ادارے کی ضروریات کا بندوبست ہی کارے دارد مگر آفرین ہے کہ مولانا نے اسے عمر بھر بڑی کامیابی سے نبھایا، جامعہ حقانیہ کی کامیابی میں مولانا سمیع الحق کی وسعت ظرفی کا بڑا دخل تھا، انہوں نے کیسے کیسے اہل فن چن کر لائے، کیسے کیسے اساطین علم کو جامعہ حقانیہ سے وابستہ کیا اور کھل کر کام کرنے کا موقع دیا جامعہ حقانیہ کے مشائخ، اساتذہ حتی کہ طلبہ میں بڑی تعداد ایسی تھی جن کے نظریات و افکار مولانا سمیع الحق سے مختلف اور تنظیمی اور جماعتی وابستگی بھی مولانا سمیع الحق سے جدا تھی لیکن مولانا نے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں اپنی پسند ناپسند، اپنے افکار ونظریات اور اپنی تنظیمی و جماعتی ترجیحات سمیت کسی چیز کو آڑے نہ آنے دیا اور ہمیشہ جامعہ حقانیہ کا گلشن سرسبز وشاداب آباد رہا اللہ رب العزت تا ابد آباد رکھیں۔

---

* ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

تصنیف وتالیف کے شہسوار: مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے تصنیف وتالیف کے حوالے سے ماہنامہ الحق سے جو سفر شروع کیا اس کا بھی ایک پورا جہان آباد کیا، ہم نے تو ابتداء میں مولانا سمیع الحق کو ماہنامہ الحق میں ہی دیکھا، قلم پر کیا گرفت تھی، حالات پر کیسی نظر تھی اور علمی طور پر کیا رسوخ تھا اور پھر اکابر کی نسبت و صحبت نے ان کے اندر کے قلم کار کو کندن بنا دیا تھا، مولانا سمیع الحق کا قلم یوں تو تاریخ کے ہر موڑ پر اپنی جولانیاں دکھاتا نظر آتا ہے لیکن 1974 میں قادیانیت کے حوالے سے قومی اسمبلی میں جو محضر نامہ پیش کیا گیا اس پر علمی و تحقیقی کے حوالے سے اس عہد کے جن چند باہمت نوجوانوں نے شبانہ روز محنت کر کے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ان میں مولانا سمیع الحقؒ پیش پیش تھے، مولانا سمیع الحقؒ کا یہ کمال تھا کہ وہ دوسروں سے لکھوانے اور پھر اسے چھپوانے میں خاص مہارت رکھتے تھے چنانچہ ماہنامہ ''الحق'' کی پرانی فائلیں اور خاص نمبر اٹھا کر دیکھ لیجئے مولانا کا یہ کمال جابجا نظر آئیگا۔

موتمر المصنفین ایک عظیم ادارہ: مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا یہ بھی کمال تھا کہ وہ اہل زبان نہ ہونے کے باوجود بہت شستہ اور نستعلیق اردو لکھتے تھے اور اس سے بھی بڑا کمال یہ کہ وہ کوئی برگد کا ایسا درخت نہ ثابت ہوئے جس کے سائے تلے کوئی اور درخت پروان ہی نہ چڑھ پاتا، آپ نے موتمر المصنفین کی بنیاد ڈالی اور کیسے کیسے ہیرے تراشے، صرف مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا مفتی غلام الرحمٰن، حافظ راشد الحق کی تحریری و تصنیفی خدمات کو ہی سامنے رکھیے! تو مولانا سمیع الحقؒ کی تصنیفی وتالیفی خدمات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مولانا سمیع الحقؒ کا ایک منفرد کارنامہ: مولانا سمیع الحقؒ کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے علمی ذخیرہ سنبھال کر رکھا اور صرف سنبھال کر ہی نہ رکھا بلکہ اسے سجا کر اور چھپوا کر امت کے سامنے پیش بھی کر دیا اس حوالے سے مشاہیر کے خطوط و پیغامات اور مراسلات پر مولاناؒ نے جو کام کیا وہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کارنامہ ہے، مولانا سمیع الحقؒ کی تصنیفی وتالیفی زندگی میں جو سب سے اہم بات تھی وہ یہ کہ انہوں نے ہمیشہ وقت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھا ابھی آخری عمر میں انہوں نے جس کام کا بیڑہ اٹھایا تھا اسی کو دیکھ لیجئے کہ امام التفسیر حضرت شیخ لاہوری کے تفسیری نکات اور ترجمہ ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا حالانکہ وہ ایک تاریخی ورثہ اور علمی ذخیرہ تھا مولانا سمیع الحق نے اسے جس انداز سے سجا سنوار کر اور عام فہم بنا کر امت کے سامنے پیش کرنے کا عظیم منصوبہ شروع کیا تھا وہ جب منظر عام پر آئیگا تب خبر ہوگی کہ مولانا سے اللہ نے کتنا عظیم کام لیا۔

دو عظیم منصوبوں کی تکمیل کی خواہش اور تمنا: آخری عمر میں مولانا سمیع الحقؒ سے جب بھی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے دو منصوبوں کا بطور خاص تذکرہ کیا ایک امام لاہوریؒ کے تفسیری نکات پر تحقیق اور اشاعتی کام کا اور دوسرا جامعہ حقانیہ کی عظیم الشان مسجد کی تعمیر کا، مولانا کی دلی خواہش تھی کہ یہ دونوں کام

مکمل کرنے کی انہیں مہلت مل جائے اگر چہ یہ دونوں کام سوفیصد تو ان کی زندگی میں مکمل نہ ہو پائے تاہم ان پر زیادہ کام ہوگیا اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے امین۔

مولانا سمیع الحقؒ کے صدقات جاریہ کی ایک کہکشاں : ابھی مولاناؒ پر لکھنے بیٹھا ہوں تو یادوں کی ایک بارات چلی آرہی ہے اور کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں مگر لکھتے ہوئے سب سے زیادہ دل ودماغ پر جو بات غالب ہے وہ یہ کہ مولاناؒ نے اپنی آخرت کیلئے کیا کیا زادراہ ساتھ لے لیا اور کیسے کیسے کارنامے اور صدقات جاریہ ہیں انکے نامہ اعمال میں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی کسی کے پلے ہوتا تو بہت تھا،مگر مولانا سمیع الحقؒ کی حیات مستعار میں تو صدقات جاریہ کی ایک کہکشاں ہے جگمگ کرتی کہکشاں ،اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول فرمالیں۔

جہاد افغانستان کے ماسٹر مائنڈ: مولانا سمیع الحقؒ کی تحریکی زندگی بھی ایک مکمل داستان ہے گزشتہ چار عشروں کی ہر تحریک میں مولانا سمیع الحقؒ ''گھنٹہ گھر'' دکھائی دیتے ہیں،سب تحریکوں کو ایک طرف رکھیے صرف جہاد افغانستان کی بات کیجیے تو مولانا سمیع الحقؒ اسکے صحیح معنوں میں ''ماسٹر مائنڈ'' نظر آتے ہیں،اس تحریک جہاد جس نے دو سپر پاورز کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اسکے جی ایچ کیو کو سلیس زبان میں مولانا سمیع الحقؒ اور انکی درسگاہ کہا جاسکتا ہے،مولانا سمیع الحقؒ اگر چہ عسکری دنیا کے آدمی نہ تھے لیکن عسکری میدانوں کیلئے جس فکری،علمی، اخلاقی،نظریاتی کمک کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب مہیا کرنے کا ڈپو مولانا اور انکے رفقا کے پاس تھا اور کمال یہ کہ حالات کے جبر نے مولانا سمیع الحقؒ کے لہجے کے بانکپن کو کبھی متاثر نہیں ہونے دیا اور انہوں نے کمال استقامت اور پامردی سے جہاد،مزاحمت،آزادی اور پاکستان وافغانستان کے دفاع کی جنگ لڑی اور آخر تک سرنڈر نہ ہوئے۔

مولانا مرحوم سے محبت واحترام کا رشتہ : ہمارا مولانا کے ساتھ ہمیشہ بہت محبت اور احترام والا رشتہ رہا صرف مولانا ہی نہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کیساتھ دیرینہ اور محبت وخلوص سے لبریز مراسم رہے،مولانا سمیع الحق نے ہمیشہ مدارس کے کاذ کیلئے بے لوث تعاون فرمایا،جب بلایا چلے آئے،جب ضرورت پڑی کندھے سے کندھا ملائے دکھائی دیئے،انہوں نے مولانا انوارالحق کو تو گویا وفاق المدارس کیلئے وقف کر رکھا تھا،جب بھی خیبر پختونخواہ کی طرف سفر ہوا جامعہ حقانیہ ضرور حاضری ہوتی اور مولانا کی میزبانی،خلوص،شفقت اور محبت کے کتنے زمزمے بہتے نظر آتے،اللہ کرے علم وعمل اور خلوص ومحبت کے یہ زمزمے سدا بہتے رہیں۔

مولانا سمیع الحق کی سیمابی طبیعت،ان کی زندگی بھر کی ریاضت اور جدوجہد کے بعد جچتی تو ان کے ساتھ شہادت کی موت ہی تھی لیکن سفاک اور درندہ صفت قاتلوں کی سنگدلی پر اور مولانا کی جدائی پر دل خون کے آنسو رو رہا ہے ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا